لے' لعنت فرمائی ہے"۔ اس مضمون کی حدیث بخاری اور مسلم میں بھی حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے۔

ابوداؤد نے اپنی سنن میں "نامصہ" کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ اس سے مراد وہ عورت ہے جو بھنوؤں میں نقش و نگار بنا کر اسے باریک کر دیتی ہے۔ گویا اس کا اطلاق بھنوؤں کے علاوہ چہرے کے کسی اور حصہ پر نہیں ہوگا۔ جب کہ امام نوویؒ نے چہرے کے بال صاف کرنے کو "نمص" میں شامل کیا ہے۔

الفتاوىٰ الھندیہ (ج ۴' ص ۱۱۳) میں امام ابو یوسفؒ کی یہ رائے درج ہے کہ لَاَ بَاْسَ بِاَخْذِ الْحَاجِبَيْنِ وَشَعْرِ وَجْهِهِ مَالاَ يَتَشَبَّهُ بِالْمُخَنَّثِ ' یعنی بھنوؤں اور چہرے کے بال اس طرح اکھاڑنے میں کوئی مضائقہ نہیں کہ مخنثوں سے مشابہت نہ ہو جائے۔

اس سے یہ بات تو واضح ہو گئی کہ بھنوؤں کے بال اس طرح تراشنا' نوچنا یا انھیں اس طرح ترتیب دینا جیسے فاحشہ عورتیں کرتی ہوں' یا مخنث کرتے ہوں' حرام ہے۔ بظاہر سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک خاتون کو جس حسن و صورت کے ساتھ پیدا کیا ہے اس میں کسی کی بھاری بھنویں اور کسی کی باریک بھنویں چہرے کی مناسبت سے بنائی ہیں۔ صرف کمان دار بھنویں حسن کی ضمانت نہیں ہیں۔ جو شخص خالق کائنات کے ذوق جمال کے مقابلے میں اپنے ذوق جمال کی بنا پر اس کو تبدیل کرتا ہے' ممکن ہے وہ اس طرح اپنی شکل کو کسی مشہور فلم ایکٹریس یا رقاصہ (جو فاحشہ کی تعریف میں آئیں گی) کی شکل جیسا تو بنا لے لیکن کیا حسن صرف نقالی اور تصنع ہی کا نام ہے؟ یا فطری حسن اپنی سادگی اور کشش میں مصنوعی حسن سے زیادہ جاذب ہو سکتا ہے؟

دوسرا پہلو مشابہت کا ہے۔ چونکہ مخنث اپنی بھنوؤں کو تراش خراش کر خواتین کی سی خوب صورتی پیدا کرنے کی کوشش کرتے تھے' اس لیے ان کی نقالی سے بچنا اس کا ایک سبب معلوم ہوتا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ "جو شخص کسی قوم کی مشابہت کرے گا وہ ان ہی میں سے ہو گا" (ابوداود)۔

اس مسئلے پر غور کا ایک پہلو یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آج جب unisex لباس' عطر' بالوں کی تراش وغیرہ کا رواج عام ہو گیا ہے' کیا یہ سمجھنا درست ہو گا کہ صرف مخنث ہی بھنوؤں کے بال نوچتے ہیں اور اس بنا پر ان کی مشابہت اختیار نہ کی جائے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بات بھی ارشاد فرمائی ہے وہ قیامت تک کے لیے حرف آخر کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس لیے بھنوؤں کے بال نوچنا بہرصورت ممنوع رہے گا۔

اس مسئلے کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا بھنوؤں کے حکم کا اطلاق پورے چہرے پر ہو گا؟ جیسا کہ عرض کیا

گیا ہے؟ ابوداؤد نے خود اپنی سنن میں "نمص" کے مفہوم کو واضح کر دیا ہے کہ اس میں چہرے کے بال صاف کرنا شامل نہیں ہے۔ ابوداؤد کی اس وضاحت کو دو مزید نکات سے تقویت ملتی ہے۔ طبرانی کی روایت ہے کہ ابو اسحاق کی بیوی نے جو جوان تھیں اور خوب صورتی کی شائق تھیں حضرت عائشہؓ سے پوچھا: عورت اپنے شوہر کے لیے اپنے رخسار کے بال صاف کر سکتی ہے؟ حضرت عائشہؓ نے فرمایا: "اذیت کو ممکن حد تک دور کرو" (فتح الباری، کتاب اللباس)۔ گویا جس طرح ایک شادی شدہ مومنہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسا رکھے کہ اس کا شوہر اسے دیکھ کر خوش ہو جائے۔ اگر ایک خاتون کی ٹھوڑی یا مونچھوں کی جگہ رواں اتنا بھاری ہے جیسا مردوں کے ہوتا ہے تو اپنی نسوانیت برقرار رکھنے، اور مردوں کی مشابہت اختیار نہ کرنے کے حکم کی پیروی کرتے ہوئے اسے ان بالوں کو صاف کرنا چاہیے۔ یہی مطالبہ فطرت ہے۔ اگر ایسا نہیں کرے گی اور اس کی ٹھوڑی میں تین تین انچ لمبے چار بال اور مونچھوں کی جگہ پر دبیز رواں ہو گا تو جب بھی اس کا شوہر اس کے قریب آئے گا تو یہ بات نہ شوہر کی خوشی کا باعث بنے گی اور نہ رشتے کی قربت میں مددگار ہو گی۔

صحابہ کرامؓ سے زیادہ تقویٰ، صالحیت اور دنیا سے عدم رغبت کسے ہو گی، لیکن جب ایک صحابیؓ ایک صحابیہؓ کو ایسے حال میں دیکھتے ہیں جیسے وہ بیوہ ہو گئی ہوں، تو پوچھتے ہیں کہ تم نے یہ شکل کیوں بنائی ہوئی ہے؟ وہ بتاتی ہیں کہ تمھارے بھائی کو نماز اور روزوں سے فرصت نہیں ملتی۔ یہ صحابیؓ ان کے شوہر کو پکڑ کر لاتے ہیں، ان کا نفلی روزہ افطار کراتے ہیں اور دونوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کا حق ادا کریں۔ گویا ایک مومنہ کا اپنے شوہر کے لیے چہرے کے بال صاف کرنا اس بندش میں قطعاً نہیں آتا جس کا ذکر بھنوؤں کی صفت میں آیا۔

جہاں تک سوال ایک خاتون کا بانہوں یا ٹانگ پر سے بالوں کو waxing سے صاف کرنا ہے، اس کا مقصد نہ تو ہر راہ گیر کو ٹانگ کھول کر یا بانہوں پر سے حجاب اتار کر اپنی خوب صورتی دکھانا ہے اور نہ ایسا کرنے کا مقصد خود کو مرد بنانا ہے۔ ظاہر ہے ایک مومنہ، جسے اپنے تمام جسم کو، سوائے چہرے اور ہاتھ کے، ڈھکنے کا حکم ہے، اگر وہ زیر لباس اپنی ٹانگوں یا بانہوں کے بال صاف کر کے مناسب لباس سے اسے چھپائے رہتی ہے، تو اس میں کون سے حکم شرعی کی خلاف ورزی ہوتی ہے؟ بلکہ اگر ایک خاتون اپنی ٹانگوں اور بانہوں پر مردوں جیسے گھنے بال خاص قسم کے روغنیات کی مدد سے اُگائے گی تو فطرت کی خلاف ورزی کرے گی۔ واللہ اعلم بالصواب (ڈاکٹر انیس احمد)۔